SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 30, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four minutes past seven in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القارعة O ماالقارعة O ومآ ادرک ماالقارعة O یوم یکون الناس
کالفراش المبثوث O وتکون الجبال کالعھن المنفوش O فاما من
ثقلت موازینه O فھو فی عیشة راضیة O واما من خفت
موازینه O فامه ھاویة O ومآ ادرک ماھیه O نار حامیة O

(ترجمہ) کھڑ کھڑانے والی ، کھڑ کھڑانے والی کیا ہے ؟ اور تم کیا جانو کہ کھڑ کھڑانے والی کیا ہے ؟ (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے ۔ اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے ۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے ۔ اس کا مرجع ہاویہ ہے ۔ اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے ؟ (وہ)

دہکتی ہوئی آگ ہے۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: Panel of Presiding Officers. The following honourable senators shall form the Panel of Presiding Officers, in order of precedence, in this session of the Senate.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Senator Khudai Noor.

Senator Shafqat Mehmood.

جی اقبال حیدر صاحب۔

FATEHA

Syed Iqbal Haider: Sir, the House may condone the brutal murder of former MNA Fazaldad Wahlla who became victim of honour killing, as well as the brutal murder of Khurshid Anwar, Central Secretary General of Tehrik-i-Jafariya, who became victim of sectarian killing, the Deputy Speaker of Sindh Assembly Abdul Fateh Memon.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف صاحب کے سسر صاحب بھی وفات پا گئے ہیں ان کی لئے بھی فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی سب کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

(اس موقع پر ہاؤس میں فاتحہ پڑھی گئی)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین - جی Questions hour سوال نمبر 2 ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

2. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the date on which the appointment of present Ambassador of Pakistan to Muscat was made ?

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Karam Ellahi, Ambassador of Pakistan to Muscat assumed charge as Ambassador in the Embassy of Pakistan, Muscat on 03 July, 1999.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Dr. Safdar Ali Abbasi.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا کرم الٰہی صاحب فارن آفس کے ہیں؟ میرا مطلب ہے Career diplomat ہیں یا privately آئے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ Career diplomat ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Any other question? No other question. Next Question No. 6 Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

6. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the State Cement

Corporation during 1997-98 and 1998-99 indicating also the profit earned or loss suffered during these years;

(b) the grants received by it from the Federal Government or any Provincial Government during the said years;

(c) the number of officers and officials working in the said Corporation with grade-wise break up and the total expenditure for establishment during the said period;

(d) the number of persons appointed in the Corporation during 1998-99; and

(e) the reasons for loss, if any, during the said period?

Minister for Industries and Production: (a) The details of income and expenditure of the corporation during 1997-98 and 1998-99 are given below:-

	1997-98 Audited	1998-99 Un-audited
Income	123.641	114.052
Expenditure	44.242	48.272
Provision for decline in investment	101.247	—
Profit & (Loss)	(21.484)	65.780

(b) Nil.

(c) Details of the number of Officers and Officials working in SCCP and establishment expenditure are as under:-

Grade/Pay Scale		Number of Employees	
		1997-98	1998-99
M-I	(19400-800-22600)	1	1
D-I	(12055-751-22569)	2	—
D-II	(10275-655-19445)	4	5
D-III	(9005-608-169900)	2	1
E-V	(8440-486-13300)-SG-520-14860	7	7
E-IV	(7240-432-12424)	4	4
E-III	(5470-304-102215)	12	12
E-II	(4350-304-8910)	3	3
E-I	(3000-243-7860)	19	19
	Workers/Staff	38	38
	Total:	92	90

The expenditure incurred on establishment is as under:-

(i) 1997-98 Rs. 32.225 million

(ii) 1998-99 Rs. 37.773 million

(d) Services of 13 employees were utilised on casual basis during the year 1998-99.

(e) Corporation has suffered loss due to a provision provided for decline in investment amounting to Rs. 101.247 million in 1997-98 on account of loss incurred by the cement companies wherein SCCP is holding its share investment.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اس میں State Cement Corporation کی 1997, 98 and 99 کی performance کے متعلق دریافت کیا تھا۔ یہ 1997 expenditures میں 44 million تھے' اب یہ 48 million ہو گئے ہیں' اس کی کیا وجوہات ہیں کہ یہ expenses اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی کون اس کا جواب دے گا۔ جناب جاوید ہاشمی صاحب۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی۔ جناب! بنیادی طور پر 44 million expenditure تھا' اس میں کچھ جگہ پر انہوں نے 13 لوگوں کو واپس لیاہے اور کچھ لوگوں کو golden shakehand کے پیسے واپس کرنے تھے' وہ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی expenditure کا اضافہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: 1997-98 میں there is a provision for decline of 101 million جس کی وجہ سے losses ہوئے ہیں۔ 1998-99 میں there is no such provision. So, this is very easy way of showing profit

Mr. Chairman: Minister for Health on behalf of the Minister for Industries.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب! ہوا یہ ہے کہ اس کے بعد چونکہ نقصان ہوا ہی نہیں ہے اور اس نقصان کو روک لیا گیا ہے۔ اس لئے اس investment decline کو show کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

Mr. Taj Haider: Sir, it is a provision, it can come out as

depreciation

مطلب یہ ہے کہ خرچ ہوا ہی نہیں ہے تو 101 ملین کہاں گیا۔

جناب چیئرمین ، اس کا مطلب کیا ہوا ' provision for decline and investment.

Mr. Taj Haider: It can be taken as depreciation. Where has money gone?

جناب چیئرمین ، قطب الدین صاحب بتائیں گے ۔ جناب انور بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairman: Qutabuddin Sahib, there is an accounting problem. Please see and can you help us.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی ، سیدھی سی بات ہے جو یہ question raise ہوا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ SCCP کے تحت اس کے units ہیں اور اس کی جو investment ہوتی ہے اس investment کو ہمیشہ show کرتے ہیں اور ان کے جو shares ہیں' اسی بنیاد پر ان کا profit تقسیم کیا جاتا ہے ۔ جب profit میں کمی آتی ہے تو share کی کمی کو losses ظاہر کرکے decline for provision کرکے اس کو show کیا جاتا ہے ۔ investment میں کمی آ چکی ہے ۔ چونکہ وہ کمی آئی ہے تو show کی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ expenditure incurred on Establishment is as under. جناب ! 1997 میں 32.225 million تھا' 1998-99 میں 37 ہو گیا۔ Expenditure Establishment پر بڑھ گیا ہے ۔

بھرتیاں تو بند ہیں لیکن expenditure بڑھ گیا ہے اور income کم ہو گئی ہے - آپ ملاحظہ فرمائیں، income 123 سے 114 رہ گئی ہے اور Establishment کا expenditure 32 سے 37 ہو گیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، جناب! میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ دو یونٹس تو اس کے بند ہوگئے ہیں اور اس کی وجہ سے expenditure پر اثر پڑا ہے - باقی دو یونٹس کا اثر پڑا ہے - اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر ٹیکنوکریٹس کی ضرورت تھی، ڈیلی ویجز پر مزید بھرتیاں بھی ہوئی ہیں - اس وجہ سے expenditure میں اضافہ ہوا ہے -

جناب چیئرمین: جناب اقبال حیدر صاحب! decline in investment سے مجھے یہ سمجھ آ رہی ہے کہ corporation was holding shares in some other companies.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں عرض کرتا ہوں - E میں یہ کہا گیا ہے کہ has suffered loss due to a provision provided for decline in investment amounting to Rs. 101.247 million in 1997-98 on account of loss incurred by the cement companies wherin SCCP is holding its share investment.

میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ SCCP کے جو shares ان کمپنیوں میں تھے، کیا وہ shares ختم ہوگئے ہیں؟ اگر ختم ہوگئے ہیں تو پھر ان کی بات درست ہے - اگر ختم نہیں ہوئے تو پھر کس طرح provision انہوں نے ہٹا دی ہے -

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، ختم نہیں ہوئے تو کیا ہوا؟ ذرا اپنا سوال پھر دہرا دیں -

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ section (e) پڑھیں -

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، میں نے پڑھا ہے، آپ اپنا سوال دوبارہ دہرا دیں -

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ ذرا E پر توجہ دیں - میں آپ کے لئے آسانی پیدا کر رہا ہوں - آپ توجہ دیں، میں دوبارہ پڑھتا ہوں -سوال کا جو حصہ ای ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں- آپ نے خود ہی جواب دیا ہے -میں اسی سے relate کرنا چاہ رہا ہوں - آپ نے اس میں یہ کہا ہے کہ Corporation has suffered loss due to a provision provided for decline in investment amounting to Rs. 101.247 million in 1997-98 on account of loss incurred by the cement companies wherein SCCP is holding its share investment, جو آپ نے اس چارٹ میں دیا ہے - یعنی 101 million جو ہے وہ کچھ cement companies جو پہلے State Cement کے پاس تھیں، ان میں سے بعض میں State Cement کے share موجود تھے - کیونکہ cement companies مسلسل loss show کر رہی ہیں، جب سے privatize ہوئی ہیں تمام کی تمام loss show کر رہی ہیں۔تو ان کی وجہ سے آپ نے 101 ملین رکھا یہ decline in investment ہے - 1998-99 میں آپ نے اس کو nil کر دیا- میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ shares جو سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن کے ان cement companies میں تھے، کیا اب انہوں نے 1998-99 میں اپنے shares ختم کر دیئے ہیں یعنی بیچ دیئے ہیں؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی- اس کے لئے مجھے fresh question چاہیئے-

Mr . Chairman: Actually somebody very unprofessional has made this document, what they should have said is

کہ investment میں اتنی income تھی اور 1998 میں اتنی income تھی،

I don't think why they put like this , what they have done, if you look at it,

انہوں نے income دی ہوئی ہے 123.641 اور expenditure is 44.242 اب expense میں add کیا ہوا ہے provision for decline in investment تو 101 plus

what they have تو ہے 21 وہ ہے ہوا کیا show جو loss اور 44 that is 145

decline in investment is part of the expenditure. کہ یہ done is

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! ہوا یہ ہے کہ جب یہ privatize ہوئی تو سٹیٹ سیمنٹ کے پاس بہت ساری سیمنٹ فیکٹریاں تھیں۔ میاں صاحب کے پچھلے دور میں یہ دھڑا دھڑ privatize ہوئیں اور یہ privatize کن لوگوں کو ہوئیں؟ یہ سب ان لوگوں کو ہوئیں جو ان کے خاص الخاص عزیز تھے۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ ان تمام کی تمام cement companies نے losses show کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ loss دکھا رہی تھیں لیکن کچھ companies میں سٹیٹ سیمنٹ کے اپنے shares موجود تھے اور جب investment کی نہیں ہوئی تو سٹیٹ کارپوریشن کے جہاں جہاں shares تھے ان کی وجہ سے 98-1997 میں انہوں نے دکھایا کہ 101 ملین کا loss ہوا لیکن 99-1998 میں کیوں نہیں ہے - یا تو یہ ہوا کہ سٹیٹ سیمنٹ نے سارے کے سارے shares بیچ دیئے ہوں تو وزیر صاحب کو یہ کہنا چاہیئے کہ سارے کے سارے shares انہوں نے بیچ دیئے ہیں' اس لئے اب کوئی loss نہیں ہو رہا یا وہ یہ کہیں کہ نہیں' اس میں کوئی error ہے - اسے تسلیم کرنے سے کوئی حرج نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ یہ غلط لکھا ہوا ہے۔ What has happened is کہ ان کا جو expenditure دیا ہوا ہے 44.242 اور 101.247 یہ در اصل loss ہے۔ اگر آپ دونوں figures کو add کریں it comes to 145.489 اور جو income ہے وہ 123. 641 ہے۔ اگر اس میں سے وہ نکالیں تو loss بنتا ہے 21.848. تو

what has happened is that this is actually an expense, somebody has tried to cover it up in a more pleasant way but this is a loss which they are showing.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! میں اپنے الفاظ پر stick کروں گا کہ میری interpretation شاید صحیح ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ جمع کر کے دیکھ لیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب! یہ expense ہے یعنی loss ہے۔

جناب چیئرمین۔ ہاں۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں۔ اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is connected with the same point. When you use the word provision for the loss, it is always an estimated and apprehended loss in the books of accounts, not the actual loss. For example, when a bank makes a provision for the loss of bad debt, they make it on the basis of estimate that they have seen the position of various accounts and they feel that it is not likely to recover this amount. This provision must have been made on account of the disaster in the stock exchange of all the companies and the mismanagement by the private sector, that is one point, but the presentation is wrong.

Secondly, now they have shown a profit of 65 million rupees as against the loss of 21 million in 1997-98, now there is a profit of 65.78, where the income has declined, expenses have increased.

My question is that it is not a fact that the price of cement was increased in such an exorbitant manner that you have made such a massive profit of 65 million. Now, connected with this, would the Minister be kind enough to disclose the production during these two years and sales of cement by the State Cement Corporation during these two years.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Health.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی۔ جناب والا! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 4 shares چل رہے تھے جن میں مستحکم سیمنٹ، جاوداں سیمنٹ، ٹھٹھہ سیمنٹ اور Associated Cement تھیں۔ ان میں سے دو units بہت زیادہ loss میں جا رہے تھے۔ ان دونوں یونٹوں کو close کر دیا گیا۔ اس لئے income میں تو کمی ہوئی ہے لیکن جو دو یونٹس کام کر رہے ہیں، ان کی آمدنی اس وجہ سے profit میں گئی ہے مگر overall یہ loss ہے۔ اگر چاروں یونٹس چلتے رہیں تو پھر کارپوریشن loss میں ہی ہے۔ اس لئے جو profit کا آپ کو فرق نظر آ رہا ہے وہ دو یونٹس بند ہونے کے بعد وہاں سے loss کم ہوا ہے اور profit میں اضافہ ہوا ہے۔ جو دوسرا حصہ ہے اس کی تفصیلات کے لئے مجھے fresh notice چاہیئے کہ کل production کتنی ہے، کل shares کتنے ہیں، کتنی بکی ہے۔ یہ اس سے inter-related question نہیں ہے۔ اس کے لئے مجھے fresh notice چاہیئے۔

جناب چیئرمین: قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ: جناب والا! انہوں نے سوال کے (d) حصے کا جواب دیا ہے کہ "services of 13 employees were utilized". بڑے soft and sweet لفظوں میں کہا ہے "utilized on casual basis during the year". ان کا کیا گریڈ تھا اور total expenditure ان 13 employees پر کتنا ہوا ہے؟ 1998-99 میں D-2 grade میں چار افسران تھے اور اب پانچ افسران ہیں۔ یہ ایک نیا افسر جو include کیا گیا ہے یا induct کیا گیا ہے، اس کی کوئی advertisement ہوئی ہے اور ان کا گریڈ، نام اور ڈومیسائل بتائیں گے؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جو تیرہ لوگ لئے گئے ہیں، ان تیرہ کی میں تفصیلات بتا سکتا ہوں۔ ان میں ایک Senior Accountant ہیں، ایک Accountant

ہیں۔ ایک ان کے افسر ہیں، ان کا گریڈ ون ہے، میڈیکل آفیسر ہیں، اسٹینو ٹائپسٹ ہیں، کلرک ہیں، junior clerk ہیں، telephone operator ہیں، driver ہیں، cook ہیں، اس level کے لوگوں کو لیا گیا ہے اور یہ daily wages پر ہیں، ان کی کوئی permanent حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی ان پر کوئی کوٹہ لاگو ہوتا ہے کہ اس ڈومیسائل وغیرہ کا لیا جائے اس لئے کہ یہ daily wages کے لوگ ہیں اور یہی تیرہ لوگ لئے گئے ہیں۔

سید قائم علی شاہ: اور جو میں نے پانچویں افسر کے بارے میں پوچھا ہے، کیا اس کے بارے میں بتائیں گے؟ اس کی تنخواہ بھی انیس ہزار روپے رکھی گئی ہے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: یہاں پر جو بھی لیا گیا ہے چاہے وہ افسر ہی ہو وہ بھی daily wages پر لیا گیا ہے۔ تنخواہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ یہ ہے کہ اس کا ایک status ہے اور وہ daily wages status والا ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی وہ افسر چھ سو یا سات سو روپیہ فی دن لے رہا ہوگا۔

جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: جناب! ایک چیز تو یہ ہے کہ cement prices have gone up during the last one year and the sale has gone down. اس پر آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے دو فیکٹریاں بند کردی ہیں۔ آپ نے اگر چار میں سے دو فیکٹریاں بند کردی ہیں تو how the expenditure has gone up from 44 million to 48 million. نمبر دو، آپ نے دو فیکٹریاں بند کی ہیں، یعنی آدھی strength آپ نے Cement Corporation کی کم کر دی تھی۔ The depletion in the number of employees is only of two employees یعنی 92 کی جگہ 90۔ اب جب آپ cement کی sale price بڑھا رہے ہیں تو now what is the idea behind closing down two factories? آپ کا expenditure بھی بڑھ رہا ہے، اگر آپ کے number of

you might as well run those factories and ' بھی وہی ہیں employees increase the production and make more profits.

Mr. Chairman: But you can't sell cement. That is the problem. there is a glut in the market, I believe you ' جب آپ سیمنٹ بیچ ہی نہیں سکتے can't sell cement.

Mr. Taj Haider: No, you can't sell cement because there is an overall recession in the economy.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب! بات یہ ہے کہ سیمنٹ کی situation تھوڑی سی improve ہوئی ہے۔ مگر جہاں تک اس State Cement Corporation کا تعلق ہے' basically یہ privatization کے لئے ہے۔ اس میں بہت سارے لوگوں کو Golden Shake Hand دیا گیا تھا۔ ان کے arrears اور باقی ساری چیزیں دی جاتی رہی ہیں اور جس وقت یہ سلسلہ چل رہا تھا تو زیادہ expenditure اور profit کم ہونے کی وجہ سے اس کو بند کرنا پڑا۔ وہ expenditure ہو رہا تھا۔ اب یہ بند ہوئی ہیں تو آئندہ کے لئے وہ expenditure بھی کم ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Now the questions is completed.

"UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY"

+2. $ **Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to refer to Senate Unstarred question No. 8 replied on 10th August, 1999 and state the amount of honourarium and

---

[Deferred from 2nd September 1999]

+[The Questions Hour is being over remaining unstarred questions will be placed on the table of the House]

house rent separately, paid to the Officers in B-17 and above during the period 1st July, 1994 to 30th June, 1999?

Minister for Industries and Production: The detail of amount of Honorarium and House Rent paid to the Officers of BS-17 and above of Utility Stores Corporation during the period from 1st July, 1994 to 30th June, 1999 is enclosed at Annexure-I & II.

Annexure-I

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF HONORARIUM PAID DURING THE PERIOD FROM 1ST JULY, 1994 TO 30TH JUNE, 1999.

S. No.	Name/Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
1.	Mr. Khawas Khan, OSD	18	—	—	11600/-	—	—	
2.	Mr. Muhammad Fayyaz DEV Manager (Dismissed)	18	—	—	11600/-	—	—	
3.	Mr. Amir Muhammad Ex-A/GM (P&D)	18	—	—	11600/-	—	—	
4.	Mr. M.S. Warisi, GM (A&P)	18	—	—	8745/-	—	—	
5.	Mr. Sultan Mehmood, OSD	18	—	—	8745/-	—	—	
6.	Mr. Muhammad Ibrahim, OSD	18	—	—	8745/-	—	—	
7.	Mr. Javed Muzaffar Butt DEV. Manager	18	—	—	8745/-	—	—	
8.	Mr. Mazhar Ali Alvi Procurement Manager	18	—	—	8745/-	—	—	
9.	Mr. Saleem Zafar Khanzada DEV & Potocol Manager (Terminated)	18	—	—	8745/-	—	—	

S. No.	Name/Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
10.	Syed Mohyuddin Murtaza Gillani, Distt Officer	17	—	—	7360/-	—	—	
11.	Mr. M.H. Ansari Admin Officer	17	—	—	7360/-	—	—	
12.	Mr. Mahboob Khan Distr. Officer	17	—	—	7360/-	—	—	
		Total			109350/-			

Annexure-II

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF HOUSE RENT PAID DURING THE PERIOD FROM 1ST JULY, 1994 TO 30TH JUNE, 1999.

S. No.	Name/Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
1.	Mr. Ayub Khan Managing Director	21	—	—	—	—	37301.00	House Rent Allowance
2.	Mr. Iftikharuddin Managing Director	21	—	—	67680-/	101520-/	—	House Rent Ceiling
3.	Mr. Sadiq Ali Khan *Ex*-Managing Director (Dismissed)	21	112800-/	112800-/	135360-/	90240-/	—	—do—
4.	**Mr. Hakim Khan GM (SO&S)**	19	64200-/	64200-/	77040-/	77040-/	77040-/	—do—
5.	Mr. Zaheer Haider Zaidi A/GM (Accounts)	18	—	—	—	59040-/	59040-/	—do—
6.	Mr. Khawas Khan, OSD	18	56400-/	56400-/	67680-/	67680-/	67680-/	—do—
7.	Mr. Umar Khitab, A/GM(F)	18	56400-/	56400-/	67680-/	67680-/	67680-/	—do—
8.	Mr. M.S. Warsi, GM (A&P)	18	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—

S. No.	Name Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
9.	Mr. Sultan Mehmood, OSD	18	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	House Rent Ceiling
10.	Mr. Muhammad Ibrahim, OSD	18	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	—do—
11.	Mr. Zafar Afzal, FM	18	—	—	—	—	67680/-	—do—
12.	Mr. M. Asif Qazi Inspectiion Officer	18	—	—	—	67680/-	67680/-	—do—
13.	Mr. Javed Manzoor Ghori, SOM	18	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	—do—
14.	Mr. Javed Muzaffat Butt DEV. Manager	18	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
15.	Mr. Zulfiqar Ahmed, *Ex*-A/GM (SO&S)/RM LE	18	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
16.	Mr. Muhammad Fayyaz DEV Manager (Dismissed)	18	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	—do—
17.	Mr. Amir Muhammad *Ex*-A/GM(P&D)	18	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	45120/-	—do—

S. No.	Name Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
18	Mr. S.M. Mustafa Karim *Ex*-A/GM(F&A)/RM KI	18	—	—	—	29520/-	—	—do—
19.	Mr. Akbar Durrani Personnel Officer	17	15504/- (Allce)	15504/- (Allce)	15504/- (Allce)	67680/- (Ceiling)	67680/- (Ceiling)	
20.	Mr. Amin Ahsan Gill L&IRO	17	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	House Rent Ceiling
21.	Mr. Muhammad Rafique Accounts Officer	17	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
22.	Syed Mohyuddin Murtaza Gillani, Distt Officer	17	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	—do—
23.	Syed Mehmood Hussain, SOO	17	15504/- (Allce)	15504/- (Allce)	15504/- (Allce)	31368/- (Allce)	67680/- (Ceiling)	
24.	Mr. M.H. Ansari, Admin Officer	17	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
25.	Mr. Tahir Jamil, O.S.D	17	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
26.	Mr. Mukhtar Ahmed, Audit Manager	17	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	—do—

S. No.	Name Designation	BPS	1994-95 Rs.	1995-96 Rs.	1996-97 Rs.	1997-98 Rs.	1998-99 Rs.	Remarks
27.	Raja Mahmood Ahmed, PM	17	49200/-	49200/-	59040/-	59040/-	59040/-	—do—
28.	Mr. Imran Qadri, Proc. Officer	17	15504/- (Allce)	45940/- (Ceiling)	67680/- (Ceiling)	67680/- (Ceiling)	67680/- (Ceiling)	
29.	Mr. Mahboob Khan, Distr. Officer	17	56400/-	56400/-	67680/-	67680/-	67680/-	House Rent Ceiling
30.	Raja Khurshid Ahmed Inspection Officer	17	33000/-	35100/-	46400/-	47600/-	57600/-	—do—
	TOTAL :		1221312/-	1253848/-	1582928/-	1797128/-	1704581/-	

Mr. Chairman : Now, we proceed to the leave application.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ غلام قادر چانڈیو صاحب' 102 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 2 اور 3 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جاوید مینگل صاحب گزشتہ 102 ویں اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ احسان الحق پراچہ صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے 100 ویں اور 102 ویں اجلاسوں میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ عباس سرفراز خان صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ پرویز رشید صاحب سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں انہوں نے مورخہ 30 ستمبر تا 4 اکتوبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جاوید اقبال صاحب سرکاری دورے پر امریکہ میں ہیں' انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جمیل الدین عالی صاحب نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 30 ستمبر اور یکم اکتوبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب پہلے علامہ صاحب۔

سید محمد جواد ہادی ۔ شکریہ جناب چیئرمین' جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس ملک میں ایک بار پھر قتل و غارت اور دہشت گردی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور

گزشتہ دنوں ایک بہت ہی اہم شخصیت خورشید انور ایڈووکیٹ کو ڈیرہ اسماعیل خان میں قتل کیا گیا۔ آج صبح گوجرانوالہ میں اعجاز رسول نگری ایڈووکیٹ کو قتل کیا گیا ۔ مجھے نہیں معلوم کہ آیا اس ملک میں کوئی قانون ہے ' شہریوں کی جانوں کی کوئی قیمت ہے یا نہیں ہم یہاں بار بار کھڑے ہوتے ہیں؛ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہیں وعدے ہوتے ہیں لیکن آگے کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے آپ جانتے ہیں کہ کچھ عرصے سے یہ سلسلہ رکا ہوا تھا لیکن جب دہشت گردوں کے لیڈروں کو رہا کیا گیا اور ان کے ساتھ جو ان کا compromise ہوا پنجاب حکومت کا خاص طور پر اس کے بعد یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوا ہے۔ کیونکہ جن لوگوں نے اس ملک کو دہشت گردی کا میدان بنایا ہوا ہے ' وہ جب جیل سے رہا ہوئے تو انہوں نے پورے ملک میں پھر وہی سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ شہر شہر جاتے ہیں' وہی تقریریں کرتے ہیں' وہی اشتعال پھیلاتے ہیں' لہذا اس کے نتیجے میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا نہ صرف یہ کہ حکومت والے ان دہشت گردوں کو سزا نہیں دیتے بلکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت والے ان کے ساتھ compromise کرتے ہیں بلکہ ان کے مطالبے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ حکومت ایسی قانون سازی کرنے کا عندیہ دے رہی ہے جو نہ صرف آئین کے خلاف ہے بلکہ انصاف کے بھی خلاف ہے۔ ہم اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں ' حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر دہشت گردوں کے اس مطالبے کو تسلیم کیا گیا اور اس قسم کی قانون سازی کی گئی تو اس کے نتیجے میں ملک میں انارکی پھیلے گی اور خانہ جنگی ہوگی۔ نیز یہ جو دہشت گردوں کے ساتھ مذاکرات کر رہے ہیں کبھی علماء اور کبھی علماء کمیٹی کے عنوان سے ان کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں' ان کے مطالبے مان رہے ہیں اس کا نتیجہ نہ اس ملک کے لئے اچھا ہوگا اور نہ اس حکومت کے لئے ' ہم سمجھتے ہیں کہ اب اس ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔ کیا ہم اپنے لوگوں کو حفاظت کے لئے کہیں کہ وہ اپنا انتظام خود کریں۔ حکومت ہماری بات پر توجہ بھی نہیں دیتی۔ جیسے کہ کوئی انسان ہی

نہیں مرا۔ کوئی قیمت ہی نہیں لوگوں کی۔ ہم حکومت کے اس رویے کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ ہم احتجاجاً اس اجلاس سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر داخلہ صاحب آپ کچھ بیان فرمائیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا' میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مولانا صاحب کا احتجاج بالکل صحیح احتجاج ہے' میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ پچھلے چھ ماہ سے----

(اس مرحلے پر چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

چوہدری شجاعت حسین : میں اس کو تسلیم کرتا ہوں اور انہوں نے ابھی احتجاج کیا ہے وہ بڑا جائز احتجاج ہے۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House. Let me first read a "Message" about the arrest of certain Senators to the Senate. The Message is received from Assistant Commissioner and SDM Preddy, Karachi South regarding arrest of the following Senators:-

1. Mrs. Nasreen Jalil
2. Mr. Taj Haider
3. Mr. Aftab Ahmed Sheikh
4. Syed Qaim Ali Shah
5. Mian Raza Rabbani

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب ! میں بھی تو arrest ہوا ہوں اس کا message آپ کو کیوں نہیں دیا گیا۔

Mr. Presiding Officer: I will check it. I am old that message,

about Mr. Chandio has not been received.

Mian Raza Rabbani: This is a breach.

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب! میرے پاس record موجود ہے، میں فائلیں لے کر آیا ہوں، ایک نہیں بیس فائلیں یہاں پر موجود ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ میں بھی arrest ہوں اور آپ کو message نہیں ملا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے جناب چیئرمین! کہ اتنی گرفتاریاں سندھ میں ہوئی ہیں۔ باقی لوگوں کا message آپ کے پاس پہنچ گیا ہے کیا میں اس ایوان کا ممبر نہیں ہوں۔ میرا کیا قصور ہے کہ میں چھوٹے صوبے سے تعلق رکھتا ہوں؟ جناب چیئرمین! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ سندھ میں اس طرح حکومت چلا رہے ہیں۔ اس ایوان کو بھی میری گرفتاری کی اطلاع نہیں مل رہی۔

Mr. Presiding Officer: Yes, you have pointed it out and.....

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب! point out ہونے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا، یہاں پر جو بھی ہم مسئلہ اٹھاتے ہیں اس کا کوئی حل تو ہوتا نہیں ہے تو پھر آپ ہمیں بتائیں کہ ہم کہاں جائیں؟

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چانڈیو صاحب آپ میری بات سنیں۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ آپ کے متعلق message ہمیں یہاں موصول نہیں ہوا۔ میں آپ کی تردید نہیں کر رہا ہوں۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب! آپ میری بات تو سنیں کہ ہم کہاں پہنچیں، کہاں اور کس کو بتائیں، ہمارے اوپر جو ظلم ہو رہا ہے۔ اگر اس ایوان میں بھی مجھے بات کرنے نہیں دیں گے تو میں کہاں بات کروں گا۔ مجھے جس طرح رکھا گیا lock up میں جہاں عام قیدیوں کو رکھا جاتا ہے۔ پانچ گھنٹے تک میرا دروازہ نہیں کھولا گیا، نہ مجھے کھانا دیا گیا اور نہ پانی، یہ کیسی حکومت ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ آپ ملک کے

عوام کو کیا message دے رہے ہیں۔ آپ اس SDM کو یہاں پر بلائیں۔ آپ کے پاس میرا Privilege Motion بھی پڑا ہوا ہے۔

Mr. Presiding Officer: We will check it up.

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب! وزیر داخلہ صاحب آ گئے ہیں، آپ ان سے پوچھیں، آپ اس SDM کو یہاں بلائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں میں ابھی پوچھتا ہوں۔ دوسرا message بھی ہے۔

In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform you that the National Assembly has passed the [Transfer of Railways (Amendment) Bill, 1999]. A copy of the Bill ,which has been passed by the National Assembly is transmitted herewith.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, this is more important. One of our honourable Senator has been arrested.....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں عرض کر رہا ہوں کہ میں ان کو فلور دوں گا۔ پہلے اگر دو messages پڑھ لئے جائیں، پھر اس کے بعد ان کی بات سن لیتے ہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ میں ان کو فلور دوں گا۔ یہ technical بات ہے۔ رضا ربانی صاحب یہ مکمل ہونے دیں۔ let me complete this

(interruption)

Mr. Presiding Officer: In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have

the honour to inform you that the National Assembly has passed [The Eradication of Corrupt Business Practices (Amendment) Bill, 1991]. A copy of the Bill which has been passed by the National Assembly is transmitted herewith.

Next message is:

In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform you that the National Assembly has passed [The Electricity (Amendment) Bill, 1999]. A copy of the Bill, which has been passed by the National Assembly is transmitted herewith.

Yes Mr. Chandio.

جناب غلام قادر چانڈیو، جناب چیئرمین! میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ میرے arrest کی information یہاں سینٹ کو نہیں دی گئی۔ اس وقت وزیر داخلہ یہاں پر موجود ہیں' ان سے پوچھیں اور ایکسین کو یہاں بلائیں کہ کیا وجہ ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی آپ تشریف رکھیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ arrest ہوئے تھے' لیکن یہاں کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ اس کی آپ تحقیقات فرمائیں۔ جی وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین، جی بالکل انہیں اطلاع دینی چاہیئے تھی۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کیوں اطلاع نہیں دی۔ آخر یہ ہمارے سینیٹر ہیں۔ انہوں نے اطلاع نہ دے کر بہت ہی غلط کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی کل تک آپ اس کا پتہ کریں۔ جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! I am grateful اور سب سے پہلے کیونکہ میرا تعلق ایک ایسے صوبے سے ہے جو under subjugation of the Federal Government Lord Ghaus Batton Shah کے دور حکومت سے ہے۔ میں سب سے پہلے تو دست بستہ آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا مجھے اس ایوان میں بھی بولنے کی اجازت ہے یا نہیں یا یہاں پر بھی دفعہ 144 نافذ ہے، جس کے تحت نہ تو political dissent ہو سکتا ہے نہ ہی ریلی ہو سکتی ہے، نہ جلسہ ہو سکتا ہے، نہ ہی ہم اپنے حقوق کی بات کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر یا اپنا پوائنٹ آف آرڈر آپ کے سامنے رکھوں، میں ایک محکوم ، چھوٹے ، غریب صوبے سے تعلق رکھنے والا ، a third rate citizen of Pakistan آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا میں Imperial city of Islamabad, Capital کے اندر یہ جسارت کر سکتا ہوں کہ میں اس ایوان میں اپنے چھوٹے، غریب صوبے کے بارے میں کچھ عرض کر سکوں۔

جناب چیئرمین! مجھے آپ کی اجازت چاہیئے یا اگر آپ نے مجھے اجازت نہیں دینی تو پہلے آپ وہ واضح کریں پھر میں آگے بڑھتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: I do not think any permission is needed. You are a senator, you are a member of this House.

POINT OF ORDER REGARDING THE ARREST OF THE SENATORS AND OTHER MEMBERS AND THE MISCONDUCT OF POLICE DURING THE RALLY IN KARACHI

Mian Raza Rabbani: Sir, this is so gracious of you..

Mr. Presiding Officer: No, no, this is not gracious, this is your

right.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is not the attitude, which is being followed by this regime in my province of Sindh.

Sir, I would kindly ask you to have order restored in the House.

تا کہ ایک فریادی کی بات کم از کم حکمران طبقہ سن تو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Order please. دلاور خان صاحب - let Raja دلاور خان صاحب sahib be attentive to Mr. Raza Rabbani پھر بات فرما لیجئے گا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, Interior Minister is not interested.

Mr. Presiding Officer: He is very much interested.

Mian Raza Rabbani: You have been so magnanimous and you have been so kind to allow me to speak because sir, in the last fifteen days, starting from the 11th of September to the 25th of September, exactly fifteen days

اس پندرہ دن کے عرصے کے اندر دو مرتبہ ' دو مرتبہ پورے سندھ کی اپوزیشن کے تمام تر لیڈروں' تمام پولیٹیکل activists کو جیلوں کے اندر بند کر دیا گیا اور ان کا جرم' ان کا جرم کیا تھا ؛ ان کاجرم صرف یہ تھا کہ وہ شہنشاہ وقت کے خلاف اپنا آئینی حق استعمال کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ یہ گستاخی کر سکیں کہ عوام کے سامنے یہ بات رکھ سکیں کہ صوبے کے ساتھ' صوبے کے پولیٹیکل rights کے ساتھ' صوبے کے economic rights کے ساتھ' صوبے کی Constitutional rights کے ساتھ جو genocide کیا جا رہا ہے اس کے خلاف آواز بلند کریں لیکن چونکہ ان کا تعلق ایک چھوٹے صوبے سے تھا' چونکہ ان کا تعلق صوبہ سندھ سے تھا اس لیے ان کو وہ حق نہیں دیا گیا۔

اور میں نے پچھلی مرتبہ بھی یہاں پر عرض کیا تھا کہ میں Privilege Motion move نہیں کر رہا نہ اپنی arrest پر، نہ پانچ دوسرے سینیٹرز کے arrest پر کیونکہ ہمیں یہاں سے کسی قسم کے انصاف کی توقع نہیں۔ جو رویہ یہاں پر سینیٹرز کے حقوق کے ساتھ رکھا گیا ہے اس کے بعد ہمیں کسی رعایت کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی ہم کسی خوش فہمی میں ہیں۔ نہ ہی ہم کسی روایت کو مانتے ہیں۔ ہم نے مارشل لاء کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تو یہ تو مارشل لاء کی صرف پیداوار ہیں، ان کا بھی ڈٹ کے مقابلہ کریں گے لیکن ریکارڈ کے لیے یہاں پر بات کرنی بہت ضروری ہے جناب! کہ اس ملک کے اندر اس وقت دو قانون چل رہے ہیں۔ ایک قانون وہ چل رہا ہے جو محکوم اور چھوٹے صوبوں کے لیے ہے۔ ایک قانون وہ چل رہا ہے جہاں پر کسی بھی چھوٹے صوبے سے تعلق رکھنے والے شہری کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنا سر بلند کر کے اپنی سرزمین پر چل سکے۔ Right of dissent تو جناب ایک بہت ہی بڑی بات آتی ہے۔ اور دوسرا قانون وہ چل رہا ہے، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، جو رائے ونڈ کا قانون ہے۔

میں یہاں پر پنجاب کے عوام کو responsible نہیں سمجھتا۔ It is unfortunate that Punjab has to carry the cross of Raiwind on its back دو قانون موجود ہیں۔ آپ دیکھیں، پچیس کو، گیارہ کی بات کو آپ چھوڑ دیں، پچیس تاریخ کو GDA نے کراچی شہر میں rally کی call دی تو اجازت نہیں دی گئی۔ کراچی شہر کی صورت حال اور شون چورنگی جہاں سے، کلفٹن سے یہ rally نکلنی تھی۔

Mr. Chairman! if you were present, it would have reminded you days of the Nazi, it was appearing, as if Jews are wanting to take out the procession and the Nazi and the Gustapo is there to prevent the Jews from taking out that procession. Raids were conducted on the houses of

Parliamentarians, on the house of Leader of the Opposition in Sindh who should technically today be the Chief Minister of Sindh but he was made to sit in jail. An unrepresentative Government, sits and holds the reigns of the office. How we were treated, I will not go into that detail. I would not tell you and you know that you are an eminent lawyer, you know that, according to law, when a person is arrested from the place of occurrence then he is taken first to the police station. Then the case is registered there, then he is taken for remand and after remand he is taken to the judicial lock up that is the prison.

لیکن یہاں پر کیا ہوا کہ

you are arrested and straight from place of the occurrence, you are neither taken to the police station, you are neither produced before a magistrate for remand but you are taken straight to the Central Prison Karachi where the court is present, have you ever heard of a court be present in jail

باہر بٹھا کے، SHO کہتے ہیں کہ اب آپ نام لکھائیں تاکہ ہم اپنی FIR بنا سکیں۔ وہاں پر بھی we obliged them ہم نے کہا لکھو، ایک بار نہیں دس بار لکھو کیونکہ ہمارے لئے جیل کوئی نئی چیز نہیں ہے۔جب ہم نے ضیاء آمر کی جیل کاٹی ہے۔آپ تو صرف اس کے political broughtage ہیں اور ہمارے لئے جیل گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد شام چار بجے سے لے کر پانچ سو سے زیادہ political workers جن میں خواتین بھی شامل تھیں، جن میں parliamentarians بھی شامل تھے، جن میں ممبر Provincial Assembly بھی شامل تھے، شام چار بجے سے لے کر، رات دو بجے تک ان کو جیل کے outer parameters میں بٹھائے رکھا کیونکہ وہاں پر FIRs

تیار ہو رہی تھیں اور جب تک FIR اور remand کے بارے میں وہاں جو Magistrate موجود تھا وہ کارروائی پوری نہیں کرتا اس وقت تک جیل کے اندر نہیں جایا جا سکتا۔ کتنا گاڑی اور بسوں میں خواتین کو چار بجے سے لے کر، رات دو بجے تک وہاں پر بٹھائے رکھا۔ اس کے بعد جیل میں potical workers کو death cell میں رکھا گیا جس کے اندر، آپ کو death cell کے size کا اچھی طرح علم ہے اور اس ایک death cell میں 9 اور 10 political workers کو رات کو گھسا کر بند کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ جو Parliamentarians تھے وہ مشکل سے ایک 20 X 20 کے کمرے میں

23 of them were hurled into that room and the jail was not enough, the FC was posted on top of the roofs of barracks in which the political activists and the Parliamentarians were present. This is the State of democracy that they talk of, this is the State of fundamental rights that they talk of, this is the Constitutionalism that this Government and its friends talk about. Is this Constitutionalism?

Is this following the path of the Constitution? Most certainly not. But sir, the ice of the cake came with the statement of the President.

پریذیڈنٹ نے کیا statement دی -- پریذیڈنٹ اس پارلیمنٹ کا حصہ ہے، پریذیڈنٹ نے یہ statement دی کہ اپوزیشن کا حق ہے کہ وہ جلسے جلوس کرے اور حکومت کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ان کو مارے اور ان کو روکے ۔ اس سے صدر نے کیا message بھیجا، صدر نے یہ message بھیجا کہ جاؤ ملک کے اندر خانہ جنگی ہونے دو ۔ اپوزیشن ایک طرف سے نکلے اور حکومت دوسری طرف سے ڈنڈا برداری کرے ۔صدر نے خانہ جنگی کا پیغام بھیجا جبکہ وہ وفاق کے symbol ہیں ۔ ان کا تعلق الیکشن سے پہلے کسی بھی سیاسی جماعت سے تھا لیکن جب وہ وفاق کی علامت بنے، جب وہ صدر پاکستان بنے

تو ان کے سامنے تمام اکائیاں ، تمام سیاسی جماعتیں برابر ہوگئیں ۔ دوسرا message انہوں نے یہ دیا کہ آپ جو صوبہ سندھ کے اندر political and constitutional rights کو suppress کر رہے ہیں You have my full backing in that ۔ انہوں نے تیسرا message یہ بھیجا کہ آپ جو parliamentarians and political workers کی پٹائی کر رہے ہیں ، Presidency اس پٹائی کو justify کرتی ہے ۔ جناب چیئرمین He is the President of Pakistan. He is not a tool in the hands of Raiwind and he should act like the President of Pakistan.- بات یہاں پر بھی ختم نہیں ہوتی ، باتیں تو بڑی کرتے ہیں unfortunately اس وقت وہ یہاں پر نہیں ہیں made in Pakistan, decisions will be taken in Pakistan اب تو شاید سونے اور اٹھنے کا وقت بھی کہیں اور across the Atlantic طے ہوتا ہے ۔ This is made in Pakistan بہرحال I will not go into that. That is another issue لیکن انفارمیشن سے related معاملہ یہ ہے کہ کس طرح پریس کو اور بین الاقوامی میڈیا کو gag کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ سب سے پہلے ایک فارن ایجنسی کو جو اپنے ٹی وی کی فیڈ پی ٹی وی کے چینلز کو استعمال کرنے کے لئے بھیجتی ہے اس کو گیارہ کے واقعہ کے بعد پہلے کہا گیا کہ آپ اپنی فیڈ کو بھیجنے سے آدھا گھنٹہ پہلے دکھائیں گے اور جو اس میں سے بھیجنے کے قابل ہوں گی ان کو بھیجا جائے گا اور جو بھیجنے کے قابل نہیں ہوں گی ان کو روکا جائے گا۔ اس کے بعد جب اس پر انہوں نے تھوڑا سا mild protest کیا تو ان کو کہا گیا کہ اچھا جو آپ کی normal feeds ہیں وہ جائیں لیکن جو آپ کی special feeds ہیں and special "special" ان کو آپ آدھا گھنٹہ پہلے دکھائیں گے ۔ ابھی پچیس تاریخ کی ریلی کی پانچ فیڈز کو روکا گیا ایک ایجنسی جو international news media کو فیڈ کرتی ہے اس کی پانچ فیڈز کو روکا گیا ۔ اور impatient ہو رہے ہیں I am just winding up.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ points of order کا آدھا گھنٹہ ہے وہ نہ گذر جائے۔

میاں رضا ربانی۔ .I am just winding up اس کے علاوہ جناب چیئرمین' ایک نئی اور انوکھی چیز سامنے آئی وہ یہ کہ سندھ پولیس نے یہ فرمایا کہ press journalists & press photographers جو جلسے اور جلوسوں کو cover کرتے ہیں وہ پہلے ہم سے accreditation لیں۔ جناب چیئرمین! آپ کو علم ہے کہ accreditation منسٹری آف انفارمیشن سے ہوتی ہے۔ وہ بھی اس لئے ہوتی ہے کہ بھئی پرائم منسٹر کا کوئی function ہے۔ کوئی آفیشل فنکشن ہے۔ اس کو cover کرنا ہے تو جرنلسٹ کے پاس کارڈ ہو۔ اب یہاں پر پولیس کہہ رہی ہے کہ اگر آپ نے کسی ریلی یا جلوس کو cover کرنا ہے تو آپ کو پہلے accreditation ہم سے لینی پڑے گی۔ یعنی ہمارے من پسند رپورٹرز جو ہیں وہ جاکر رپورٹنگ کریں گے ورنہ آپ کی رپورٹنگ نہیں ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین! اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اب جس طرح اس ایوان کو چلایا جا رہا ہے۔ جس طرح ابھی ہم سن رہے ہیں کہ کل ورنہ پرسوں یہ ہاؤس prorogue ہو جائے گا۔ جب prorogue ہوگا تو requisition تیار ہے۔ ایک اور requisition آ جائے گی۔ بہرحال جس طرح آپ اورآپ سے مطلب حکومت ان ایوانوں کو redundant بنا رہی ہے۔ اگر وہ یہی چاہ رہی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ فیصلے باہر سڑکوں پر ہوں تو پھر ہم ان کو بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتے ہیں کہ اپوزیشن نے ہمیشہ dialogue کی بات کی ہے۔ cooperation کی بات کی ہے لیکن Dialogue and cooperation is not one way traffic. It's a two way street. And I would like to make thing abundantly clear. کہ جس طرح سے آپ نے provincial rights کو کچلا۔ جس طرح سے آپ نے provincial autonomy کو ختم کیا۔ جس طرح آپ

نے constitutional rights کو اور fundamental rights کو ختم کیا۔

Now there is no room for dialogue at all. But if you think that you can browbeat, cowsdown, like sending in jails it will not work. And today there is the statement of the Governor of Sindh in the evening papers in Karachi in which he has said that I will try the Opposition in Special Courts. I have the newspaper, how can it be denied when it has been printed in today's Eveningers. I would like to make this offer to the Governor of Sindh on behalf of all the GDA members and the parliamentarians and particularly Senators, we are ready to be tried in your Special Courts and Special Tribunals.

Mr. Presiding Officer: Mr. Shafqat Mehmood first.

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Debate نہیں ہو رہی ہے۔ point of orders raise ہو رہے ہیں۔ yes please.

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

(مداخلت)

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! خواجہ صاحب کو خدا کا واسطہ۔ ان کو یا وزیر بنا دیں یا بٹھا دیں۔ ایک کام تو کریں ناں۔ تب تک ان کو چین نہیں آئے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خواجہ صاحب، تشریف رکھئے۔ عرض یہ ہے کہ اگر اسی معاملے پر یہ بولنا چاہتے ہیں۔ تو بول دیں پھر چوہدری صاحب فرما دیں گے۔ شفقت محمود صاحب، آپ اسی معاملے پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب شفقت محمود: جناب چیئرمین! میں کسی اور بہت اہم ایشو پر بولنا چاہتا

ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Rizvi.

یہ points of order کا آدھا گھنٹہ ہے اور بہت سا وقت رضا ربانی صاحب نے لے لیا ہے ۔ آپ مختصر فرمائیے گا۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ۔ جناب چیئرمین صاحب ! دیکھیں ، میں نے privilege motion بھی move کیا تھا ،

I will also talk on the issue. Thank you very much anyway for giving me the floor.

Mr. Presiding Officer: Yes, please go on. No interruption.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please.

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: He is a very good advocate on behalf of the Government. I am sure in the next time he is being considered as Minister over here.

Mr. Presiding Officer: Please address the Chair.

شروع کیجیئے ، وقت بہت کم ہے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ شکریہ۔ موقع تو دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شروع کیجیئے۔ آپ تمہید نہ باندھیئے۔ شروع کیجیئے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ اگر آپ خاموش ہوں گے۔

then I will start.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ بات غلط ہے۔

and you have no right to say like that. Please carry on with your speech. No interruption. Again interruption. Let there be interruption first and nobody should make a speech. Yes please.

جنابِ مصطفیٰ کمال رضوی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں ایک واقعہ کے بارے میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ کل رات کو ایک بجے پیش آیا ہے۔ جناب! DSP Ch. Aslam جو کہ وہاں کے DSP ہیں، رات کی تاریکی میں ایک بجے میرے گھر پر تشریف لائے۔

He was accompanied by another person. They were both in plain clothes.

انہوں نے میرے نوکروں کو باہر بلوایا اور میرے بارے میں پتا کیا۔ انہوں نے کہا کہ

I am also out of Karachi. I am in Multan and there was a GDS rally there.

اس نے کہا کہ کیا وہ وہاں بھاگ گیا یا

has he run away and he literally started abusing me Mr. Chairman, sir.

اور abuses کے ساتھ انہوں نے یہ کہا کہ انہیں کہیں کہ جب وہ آئیں تو میرے پاس حاضر ہوں۔ جناب عالی! ایک DSP رات کی تاریکی میں ایک سینیٹر کے گھر آتا ہے اور اس قسم کی abusive language استعمال کرتا ہے

and he said that has he run away.

چیئرمین صاحب! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ ہم بھاگنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ جن کے آباء و اجداد نے یہ ملک بنایا وہ بھاگ کر نہیں جائیں گے۔

They are very much here and they will make sure that people who are

committing atrocities in this country do go away from here.

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ صرف ایک سینیٹر مصطفی کمال ہے

and he is from a political party which is the third largest party of Pakistan.

یہ صرف میرے ساتھ نہیں بلکہ اس ہاؤس کے ساتھ ہوا ہے۔ جناب والا! اس ہاؤس کا privilege مجروح ہوا ہے۔

This can happen to you also, Mr. Chairman, tomorrow because you are also a Senator and

یہ same طریقہ کار۔ آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور کسی اور سینیٹر کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ واقعہ صرف میرے ساتھ ہی نہیں ہوا

but since last week the same thing is continuing. Dr. Farooq Sattar who is a leader on our party's behalf in the provincial assembly

ان کے ساتھ بھی اسی قسم کے واقعات ان کے گھر پر پیش آئے ہیں۔ انہیں بھی threats دی گئیں اور abusive language استعمال کی گئی۔ جناب! اس قسم کے حربے استعمال ہو رہے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ چوہدری صاحب

where he is getting his powers from. Qutabuddin Sahib is very happy

کہ ٹھیک ہے ہمارے ایک Senator کے ساتھ۔

He is smiling away. I can see a smile on his face

مگر یہ چیز ان کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please.

جناب مصطفی کمال رضوی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتاتا

چلوں کہ جس طریقے سے سندھ صوبے کی political parties کو مرعوب اور محصور کر کے رکھا گیا ہے، یہ compression 1971 کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ Right of speech whatever democracy prevails, whatever democracy says جناب عالی! compression کے تحت وہاں کی آواز، وہاں کی آبادی کو completely محصور کر کے رکھ دیا ہے۔

There is no freedom of speech. There is no freedom of protest.

اگر آپ protest کرتے ہیں تو آپ پر Section 144 لاگو کر کے جیلیں بھر دی جاتی ہیں۔ جس طرح اس ملک کو بنانے والی ماؤں کو بالوں سے کھینچ کھینچ کر جیلوں میں بند کیا گیا۔ The whole international media had covered that Mr. Chairman. کہ عورتوں کو باقاعدہ بالوں سے کھینچا گیا all of the prisons were full of women.

جناب عالی! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ کل I was in the rally in Multan اور میں یہ دیکھ کر بہت حیران تھا کہ وہاں سے بھی ہمارے لیڈران جتنے GDA کے ہیں، arrest ہوں گے۔ اسی طریقے سے ہمیں arrest کر کے بند کیا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ the whole thing was very peaceful بالکل آرام سے، نہ کوئی پولیس تھی، نہ علاقے کو محصور کیا گیا اور جس طریقے سے comparison show کیا گیا between 'Sindh and Punjab یہ بہت clear signal ہے to the world کہ سندھ کو محروم کر کے رکھا جا رہا ہے۔ ان کی آوازیں دبائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو دھمکایا جارہا ہے اور یہ جو بھی بچے ہیں جو ان لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں یہ رات کی تاریکی میں آ کر دھمکاتے ہیں۔ جناب! میں آپ کو یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وقت.....

(مداخلت)

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Qutabuddin Sahib, you will get a chance to speak. If you want to speak, then Chairman will give you.......

Mr. Presiding Officer: No running commentary please.

(مداخلت)

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ ان کو بٹھائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ خواجہ صاحب تشریف رکھیئے۔

No cross talk please.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب عالی! اگر یہ ہماری آواز کو نہیں دبائیں گے تو اور کون دبائے گا۔ جناب میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ our head quarter nine zero was totally cordoned off before the 25th rally وہاں SHO کے اپنی گاڑیوں میں اسلحہ کے ساتھ سارا دن اور رات گھومتے رہے۔ انہوں نے فاروق ستار کا بھی پوچھا اور دوسرے لیڈران کا بھی پوچھا کہ Are they inside conducting meetings or they have run away? I mean you cannot even allow to conduct meetings in your head quarters, I mean if you are planning about rally and we are talking about different issues. I mean what that has got to do, it is a democratic process. آپ کو پورا international media اس وقت چلا کر کہہ رہا ہے کہ democracy should be given a chance in this country آپ democracy کی آواز کو محروم کر کے نہ رکھیں ' I don't know why they should not...

Mr. Presiding Officer: Please conclude now.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے یہ رات کی تاریکی میں میرے گھر پر تشریف لائے ہیں۔ یہاں چوہدری شجاعت صاحب بیٹھے ہیں ۔ I have also moved the privilege motion, he should be called in front of the House .He should be tried and should be taken to

task کہ کس طریقے سے یہ کسی سینیٹر کے گھر پر جا کر رات کی تاریکی میں دھمکیاں دیں اور کہیں بھاگیں اور دوسری abusive languages استعمال کریں۔

What ever the rule say this should not be let loose.

Mr. Presiding Officer: Minister for Foreign Affairs now.

پھر میں یہ عرض کروں کہ debate ہو گی یہ تو پھر point of order نہیں ہے۔ عرض یہ ہے کہ آپ طے کر لیں کہ اس پر ایک دن بحث کرنی ہے لیکن یہ نہیں point of order پر بحث شروع ہو جائے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دونوں لیڈر صاحبان agree کریں اور ایک دن پورا آپ رکھ لیں۔ no objection, please sit down.

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Everybody sit now. Leader of the Opposition. I give floor to the Leader of the Opposition.

چوہدری اعتزاز احسن، جناب چیئرمین! سلسلہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جو ممبران بیٹھے ہیں وہ آپ کے بھی ساتھی ہیں اور میرے بھی ۔ اور جو میرے فاضل ممبران ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے بھی colleagues ہیں۔ اور واقعتاً جو سلوک ہوا ہے اور ظاہر ہے یہ سب فرداً فرداً بتانا چاہتے ہیں ۔ سندھ کی حکومت جو براہ راست اس وقت وفاق کی حکومت ہے اس نے جس طرح ان کو گرفتار کیا ہے پھر حراست میں رکھا ہے ۔ جس قسم کا تضحیک آمیز سلوک کیا گیا ہے سنیٹرز کے ساتھ یہ بحث ہو یا نہ ہو ہر ایک کا حق ہے ۔ ابھی رضوی صاحب نے اپنی داستان بتائی ہے ۔ تھوڑا سا چانڈیو صاحب نے بھی بتایا ہے ۔ لیکن ان کے ساتھ بھی واقعات ہوئے ہیں ۔ رضا صاحب بتا چکے ہیں لیکن قائم علی شاہ صاحب گرفتار ہوئے ہیں ، تاج حیدر صاحب گرفتار ہوئے ہیں

پھر میرے خیال میں اس معاملے پر خٹک صاحب بھی کچھ بات بتانا چاہتے ہیں ۔

جناب ملتان میں '۔۔۔۔ پنجاب میں '' میں پنجابی ہوں آپ پنجابی ہیں لیکن پنجاب میں ملتان میں ریلی ہوتی ہے دور دور تو روکا گیا ہے ۔ ڈی جی خان والوں کو آنے سے روکا گیا ہے ۔ خواتین کے جلوس کو روکا گیا ہے ۔ پر وہ ریلی تو چلتی رہی ہے ۔ یہ سندھ کے ساتھ کیوں ایسا سلوک ہو رہا ہے۔ غوث علی شاہ صاحب کو اور مقبول رانا صاحب کو کیا اختیار دے دیا گیا ہے ' کیا وجہ ہے ہم بھی سوچتے ہیں' ہم پنجابی ہو کے بھی سوچتے ہیں لیکن ان دوستوں ' ان بھائیوں کے ساتھ یہ واقعات کیوں ہوئے ۔ ابھی نسرین جلیل صاحبہ اور آفتاب شیخ صاحب یہاں پہنچ نہیں سکے ۔ میں نے بھی ان کے لئے پروڈکشن آرڈر کی درخواست کی تھی ۔ سنا ہے وہ رہا ہوگئے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس کے بعد آپ فرمائیں ۔ صرف ایک منٹ میری عرض سن لیں ۔ کہ چیئرمین صاحب نے جو یہاں میرے لئے لکھا ہے after half an hour of the points of order یہ آپ کی adjustments ہیں ان کے ساتھ لیڈروں کی۔ میں اس میں شامل نہیں ہوں۔ یہ چیئرمین صاحب کی اور آپ لیڈر صاحبان کی discussion ہوئی ہے کہ آدھا گھنٹہ دیا جائے points of order پر اس کے بعد افغانستان پر بحث ہوگی۔ میں تو اس کو follow کر رہا ہوں ۔ آپ کے فیصلے کو۔

چوہدری اعتزاز احسن، افغانستان پر ہم بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ بڑا اہم معاملہ ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جو فیصلہ وہاں آپ کرکے آئے ہیں وہ مجھے بتایا گیا ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب اس میں گزارش یہ ہے کہ اس میں جو ہمارے سینیٹرز ابھی گرفتاری کے اس مرحلے سے گزر کر آئے ہیں ان کی بات ہم نے ضرور سننی ہے ۔ یہ طے ہوا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ یہ طے کر لیتے کہ سارا دن آج اس پر بحث ہوگی۔ آپ نے افغانستان کا ایشو بھی رکھا ہے۔ سوا آٹھ ہو چکے ہیں۔ آدھا گھنٹہ آپ نے اس پر لگا دیا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: ان کی آواز وہاں کراچی میں اور نواب شاہ میں، پورے سندھ میں بھی یہ بات نہیں کرسکتے یہاں بھی اگر بات نہ کرسکیں گے تو ہم کہاں پیغام دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فیصلہ کچھ اور آپ نے فرمایا۔ ہاؤس میں کارروائی کچھ اور ہو رہی ہے۔ میں تو صرف یہ عرض کروں گا کہ جو آپ فیصلہ فرماتے ہیں لیڈر صاحبان اس پر strictly عمل کرتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: آدھے گھنٹے کی بات مجھے کوئی یاد نہیں ہے کہ بات ہوئی ہے۔ لیکن یہ ان کا حکم ضرور ہوگا۔ لیکن یہ ایسی کوئی ruling بھی نہیں آئی کہ آدھا گھنٹہ ہے یہاں ہاؤس میں اگر انہوں یہ سمجھ لیا اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی agreement کا حصہ نہیں تھا۔ لیکن یہ تھا کہ جو رضا صاحب نے وہاں بات کی تھی جو سینیٹرز گرفتار ہوئے اور وہ اپنی یہاں کوئی بات کرتے ہیں جو نہیں کرنا چاہتے بے شک نہ کریں۔ لیکن جو بات کرنا چاہتے ہیں ان کو موقعہ دیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پھر افغانستان کے ایشو پر آج بحث نہیں ہوسکے گی۔ جو آپ طے کرکے آئے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: وہ کرنی ہے۔ شاہ صاحب ہماری طرف سے debate کو open کریں گے۔ لیکن پانچ پانچ منٹ آپ ان کو ذرا دے دیں یہ بات کرلیں۔ اس کے بعد چوہدری صاحب ساری بات کرلیں گے۔ تاج حیدر صاحب، چانڈیو صاحب اور شاہ صاحب ان کو پانچ منٹ دے دیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: All right. First Chandio Sahib.

جناب غلام قادر چانڈیو، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آپ ہماری بات تو سنیں کیونکہ پانچ منٹ میں تو ہماری بات مکمل نہیں ہوگی۔ میں کوشش کروں گا کہ پانچ منٹ میں بات کو ختم کروں۔ لیکن جو زیادتی ہمارے ساتھ ہوئی ہے وہ پانچ منٹ کی بات نہیں ہوتی ۔ جناب والا! اصل مسئلہ تو سب دوستوں نے یہاں پر بتایا کہ اس ملک میں دو قانون ہیں ۔ ایک صوبے میں ایک قانون اور دوسرے صوبے دوسرا قانون ۔ چلو اس سب کو ہم نے مان لیا ۔ مگر یہ سلسلہ اس مہینے میں شروع ہوا ہے ۔

چار ستمبر کو جو ہڑتال ہوئی تھی وہ بڑی کامیاب رہی اور اس کے نتیجے میں میرے گھر پر بھی محاصرہ کیا گیا ، میں یہ بات صرف ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ جنگ کراچی ، 8 ستمبر کا اخبار ہے۔ "رکن سندھ اسمبلی سمیت متحدہ اور پی پی پی کے مزید سینکڑوں کارکن گرفتار" میں بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

" نواب شاہ میں سینیٹر غلام قادر چانڈیو کے گھروں کا محاصرہ کیا گیا ، مطلوبہ شخص نہ ملنے پر پولیس اہلکاروں نے اہل خانہ کو دھمکیاں دیں اور قریبی عزیزوں کو پکڑا گیا "۔ یہ ایک بات ہے۔

جناب چیئرمین ! اس کے بعد 12 ستمبر کو حیدر آباد میں ہم نے protest کا ایک پروگرام رکھا تھا جو ہمارا آئینی اور جمہوری حق ہے مگر آپ یقین کریں کہ حیدر آباد کو جس طرح seal کیا گیا اس کی مثال میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ ویسے تو سینکڑوں کارکن گرفتار ہوئے ، میرے ضلع کے 80افراد گرفتار ہوئے جس کی لسٹ میرے سامنے ہے ، اس میں 17 عورتیں گرفتار کی گئیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ان میں دو تین بچیاں جو تقریباً چھ سال کی تھیں اور ایک بچہ چار سال کا بھی تھا ان کو بھی ان لوگوں نے arrest کیا یہ ہمارے ملک کی جمہوریت کا حال ہے جس پر اب ہم چل رہے ہیں۔

اسی طرح 25 تاریخ کو جو کراچی میں ہوا وہ بھی سب کے سامنے ہے اور

parliamentarians کے اوپر جتنا تشدد کیا جا رہا ہے اور ہم آئندہ بھی یہ عمل دہراتے رہیں گے مگر 27 تاریخ کو ہم نے protest کیا جو ہمارا آئینی اورجمہوری حق ہے ، جس وقت ہم نے rally نکالی تو وہاں پر ڈی ایس پی اور ایس ایچ او پہنچے اور مجھے کہا گیا کہ آپ rally نہیں نکال سکتے۔ میں نے کہا کہ یہ میرا آئینی حق ہے ، میں نکال سکتا ہوں تو بغیر permission of the Magistrate وہاں پر جو سینکڑوں لوگ جمع تھے ، پولیس نے لاٹھی چارج کیا وہ بھی اتنی تشدد کے ساتھ کہ میرے تقریباً 25 ورکرز وہاں پر زخمی ہوئے ہیں ، مجھے آدھے گھنٹے تک یہ پولیس والے پکڑ کر روڈ پر گھسیٹتے رہے اور یہ ایک پارلیمنٹ کے رکن کے ساتھ مذاق ہو رہا تھا اور نواب شاہ کے ہزاروں لوگ مجھے دیکھ رہے تھے۔ جناب والا ! یہ بات کوئی بڑی نہیں ہے کیوں کہ ہم ان مرحلوں سے گزرے ہوئے ہیں ۔ کون اس بات کو جھٹلا سکتا ہے ہر اخبار نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ ملک کے پارلیمنٹ کے ممبر کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جو ladies پر تشدد کیا گیا اس کی تو مثال ہی نہیں ملتی ، ان کو سڑکوں پر گرایا گیا اور ان کی عزت کا کوئی خیال نہیں کیا گیا۔

جناب والا ! جب مجھے arrest کیا گیا ---، میں نے یہاں point of order پر تو بات نہیں کی ۔ جب یہاں سے message ملا کہ باقی تو سینیٹر گرفتار ہوئے ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں میرا message نہیں ملا ، میرے پاس یہ کاپی تھی اور اس پر بھی وزیر صاحب نے کوئی بیان نہیں دیا۔ چلو کوئی بات نہیں۔ مجھے گرفتار کر کے لے گئے ، عام قیدیوں کے ساتھ آٹھ گھنٹے تک بند کر کے وہاں رکھا گیا۔

جناب چیئرمین ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر سیاسی قیدی ہیں تو مجھے اعتراض نہیں مگر عام جو criminal قیدی تھے ان کے ساتھ وہاں پر مجھے treat کیا گیا ، پانچ گھنٹے تک مجھے پانی تک نہیں دیا گیا۔ پانچ گھنٹے تک مجھے کسی سے ملاقات نہیں کرنے دی گئی ۔ رات کو مجھے فرش پر بٹھایا گیا اور فرش پر سلایا گیا ہے اور کوئی چیز

مجھے allow نہیں کی گئی' یہ بڑے افسوس کی بات ہے ' صبح دس بجے مجسٹریٹ کے پاس لے کر جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین اگر اس طرح سے یہ سلسلہ چلے گا تو پھر کوئی نہیں بچے گا ہم سیاسی ورکرز ہیں اور خاص طور پر سندھ کے لوگوں نے اور باقی جو چھوٹے صوبے ہیں انہوں نے جمہوریت کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہم صرفیہ بات یہاں پر صرف ریکارڈ کے لئے رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ سندھ کے ساتھ موجودہ حکومت جو رویہ روا رکھے ہوئے ہے یہ کوئی اچھا message نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں ان سے کوئی توقع نہیں ہے۔ اس لئے نہ تو ہم اپنا کوئی privilege motion move کر رہے ہیں اور نہ کوئی اور چیز move کر رہے ہیں۔ صرف یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ اس ملک کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ سب لوگ سنیں اور سب کو پتہ چل جائے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Taj Haider now.

جناب تاج حیدر: شکریہ جناب چیئرمین! میرے ساتھ جو کچھ ہوا میں اس کی شکایت نہیں کروں گا' میں وہاں پارٹی کا صدر ہوں۔ جو میرے کارکنوں کے ساتھ اور خاص طور پر جو خواتین کے ساتھ ہو رہا ہے وہ اگر میرے ساتھ بھی ہوتا ہے تو مجھے بخوشی قبول ہے۔ میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جو حکومت کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے' سندھ کے اندر ایک violence بڑھانے کی' پر تشدد کارروائیوں کی اور سندھ کے اندر ایک civil war کی position لانے کی۔

جناب عالی! ہم نے کبھی اس چیز کو راز نہیں رکھا۔

Mr. Presiding Officer: Order please, order please. We should be very serious while sitting in the House.

جناب تاج حیدر: جناب عالی! ہم نے' اپوزیشن نے ہمیشہ وضاحت کے ساتھ یہ بات کہی ہے اور بالخصوص پاکستان پیپلز پارٹی نے کے ہم اس حکومت کا استعفیٰ طلب کر رہے ہیں اور تبدیلی چاہتے ہیں ملک کے اندر۔ But, sir, with all the emphasis

on my command I should point out that the change has to be peaceful and has to be democratic. پاکستان پیپلز پارٹی یا متحدہ اپوزیشن اس تبدیلی کے سلسلے میں اور اس احتجاج کے سلسلے میں کسی پر تشدد کی کارروائی کی حمایت نہیں کرتی۔ یہ سندھ کی حکومت ہے جو کہ تشدد کو وہاں پر فروغ دے رہی ہے۔ چار اگست کو ہم نے کراچی کی ایک تاریخی ریلی نکالی جو کہ کراچی کی تاریخ کی سب سے بڑی ریلی تھی۔ یہ ٹاور سے مزار قائد اعظم تک تھی۔ مجھے فخر ہے اور اس لئے اور فخر ہے کہ اس ریلی کا اہتمام میں نے کیا تھا کہ اخباروں نے یہ لکھا کہ راستے میں تمام دکانیں اور تمام مارکیٹیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور دکاندار اپنی دکانوں اور اپنی مارکیٹوں سے نکل کر باہر فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر ریلی کو greet کر رہے تھے۔ یہ ہوتی ہے پر امن جدوجہد' یہ ہوتا ہے عدم تشدد۔

جناب عالی! 25 اگست کو کراچی پریس کلب کے سامنے ہم نے بھوک ہڑتال کی اور جس کے بارے میں پھر ایک دفعہ تمام اخبارات نے لکھا کہ اس سے بڑی بھوک ہڑتال کراچی کے اندر نہیں ہوئی تھی۔ پر امن وہاں پر ہم بیٹھے رہے' تمام administration کے لوگ وہاں پر رہے۔ Administration والے ہمارے کیمپ کے اندر آتے رہے۔ بات ہوتی رہی۔ جس وقت ہماری hunger strike ختم ہوئی میں سب سے ہاتھ ملا کر administration کا شکریہ ادا کرکے میں اپنے گھر کو گیا۔ گیارہ بجے رات کو گرفتاریاں شروع ہوئیں اور 750 کارکن پاکستان پیپلز پارٹی کے گرفتار کر لئے گئے۔ سترہ لوگوں کو Terrorist Court کے اندر لایا گیا۔ Terrorist Court حیران ہوگیا اور اس نے پوچھا کہ یہ کیا terrorism کر رہے تھے ' یہ باہر بیٹھے ہوئے پر امن طور پر بھوک ہڑتال کر رہے تھے۔ تو کہا گیا کہ صاحب یہ خودکشی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جج نے کہا آپ مسلمان ہیں' پندرہ' سولہ گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں اور مہینے بھر تک روزہ رکھتے ہیں' آپ ہلاک نہیں ہوتے' یہ چھ گھنٹے کی بھوک ہڑتال کے اندر کیسے

ہلاک ہوجائیں گے۔ وہ کیس خارج کردیا گیا۔

اس کے بعد جناب عالی! چار ستمبر کی کال تھی ہڑتال کی۔ مسلسل پولیس جاکر دکانداروں کو دھمکیاں دیتی رہی کہ آپ نے چار ستمبر کو دکانیں کھولنی ہیں۔ اس کے بعد جناب عالی! ہوتا یہ ہے کہ جو ایڈوائزر ہیں وہاں کے وہ دھمکی دیتے ہیں کہ جناب چار ستمبر کو shoot at sight کا حکم۔ اخباروں کے اندر یہ دیا جاتا ہے کہ shoot at sight. آخر یہ کیا زبان ہے؟ آخر یہ کیا احکامات ہیں؟

Mr. Presiding Officer: Order please.

جناب تاج حیدر: یہ shoot at sight کی جو بات کی جا رہی ہے۔ یہ آخر کس طرف کو اشارہ کیا جا رہا ہے۔ Fortunately, sir, on the 4th of September, the strike was complete that there was nobody in the sight. The Government could not shoot at anybody. The strike was over. اور اس کے بعد اخبارات نے یہ لکھا کہ یہ کراچی کی تاریخ کی unique ہڑتال تھی جس کے اندر نہ کوئی پتھر پھینکا گیا، نہ کوئی ٹائر جلایا گیا۔ اس جیسی پر امن ہڑتال کراچی کی کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اب یہ پھر گیارہ ستمبر کو حکومت physically roads کے اوپر آئی اور انہوں نے physically روکنے کی کوشش کی------

(interruption)

Mr. Presiding Officer: No interruption please. No, you have no right to interfere. Yes, please.

جناب تاج حیدر: جناب عالی! گیارہ تاریخ کو گورنمنٹ physically آجاتی ہے۔ ہم وہاں پر جلسہ کرنا چاہتے تھے جو کہ ایک پرامن جلسہ ہے اور پرامن جلسہ ختم ہونے کے بعد سب نے اپنے اپنے گھروں کو جانا ہے۔ وہاں پر ایک بہت بڑا آپریشن کیا جاتا ہے۔ وہاں پر خواتین کو گھسیٹا جاتا ہے، مارا جاتا ہے، لوگ گرفتار کئے جاتے

ہیں tear gassing کی جاتی ہے اور ہم سینیٹروں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ جناب عالی! یہ ایک پرامن کارروائی تھی لیکن اس کو تشدد کا رنگ دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد پھر پچیس ستمبر کی کارروائی ہے۔ یہ پھر ایک پرامن ریلی، پرامن اجتماع ہے ۔ حکومت کے لوگ تین دن پہلے سے ایک ایک دوکان پر جا کر کہتے ہیں کہ جی اپوزیشن دکانوں کو بند کرانا چاہتی تھی۔ اپوزیشن دکانوں کو بند نہیں کرانا چاہتی تھی ، چار اگست کو ایک دکان بند بھی نہیں ہوئی تھی۔ گورنمنٹ گئی، مارکیٹوں میں ، دکانوں میں اور انہوں نے کہا کہ جی آپ بند رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن traffic disruption کرنا چاہتی تھی ۔ جناب عالی! وہاں پر ٹریفک درست کرنے کے تو دو فلائی اوور خود حکومت سندھ نے بنائے ہیں۔ آدھی سڑک پر ریلی جانی تھی، آدھی سڑک پر ٹریفک جانا تھا۔ دو گھنٹے کے اندر چھوٹا سا روٹ صاف ہو جانا تھا۔ حکومت نے کوئی دس مربع میل کا ایریا cordon off کیا۔ اس علاقے میں تمام regular movement کو روک دیا گیا۔ ٹینکر لا کر کھڑے کئے گئے۔ جس چیز کا ہم پر الزام لگایا جا رہا ہے، وہ حکومت خود کر رہی ہے۔ میں warn کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن اور پاکستان پیپلز پارٹی I will repeat sir, we want a change, but that change shall be democratic.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، سید قائم علی شاہ ۔

Mr . Taj Haider: No violant method shall be used . If the Government which is resorting to violance.

اور اس کے نتائج خراب ہونگے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، سید قائم علی شاہ ۔

سید قائم علی شاہ ، جناب! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ شکایت تو ان سے کی جاتی ہے جو شکایت سنیں اور اس کا ازالہ کریں۔ یہ تو ہم امید نہیں

رکھتے اس لئے شکایت نہیں لیکن اس ہاؤس میں اپنا حق استعمال ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں پر بہت سے events ہوئے ہیں' نہ میں گیارہ کا ذکر کروں گا' نہ چارتاریخ کا' صرف میں پچیس تاریخ کا ذکر کروں گا۔ یہ عجیب سی بات ہے کہ حکومت کا ایک آدمی جو نہ آئینی اختیار رکھتا ہے' نہ قانونی اختیار رکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ لوگ دفعہ 144 کی خلاف ورزی کرنا چاہتے تھے اسلئے ان کو پکڑا گیا ہے۔ اب جناب آپ بتائیں کہ attempt to murder تو ہوتا ہے ارادہ تو ہوتا ہے کہ یہ کوئی offence کریں لیکن 144 کس طرح سے اس زمرے میں آتی ہے کہ ان کی خلاف ورزی ابھی ہوئی ہی نہیں اور خلاف ورزی کرنے والے تھے ۔ اس لئے ان کو جرائم پیشہ لوگوں کی طرح treat کیا جائے سینیٹرز کو' ایم پی ایز کو ' ایم این اے کو ان کے گھروں پر پچیس کی رات کو' اندھیرے میں' ایک بجے ان کے گھروں پر چھاپے مارے جائیں تا کہ ان کو پکڑا جائے اوریہ گھروں پر موجود ہیں۔ چادر اور چاردیواری کی تو بات چھوڑ دیں۔ سینیٹرز کے گھروں پر ' ایم این ایز کے گھروں پر' ایم پی ایز کے گھروں پرچھاپے مارے گئے۔ یہ کس قسم کی حکومت اور کس قسم کا قانون ہے؟ کہتے ہیں کہ قانون اندھا ہوتا ہے۔ قانون اندھا نہیں ہے۔ قانون اگر اندھا ہوتا تو پھر یہ ملک نہیں چل سکتا تھا۔ آئین اگر اندھا ہوتا تو پھر یہ ملک نہیں چل سکتا تھا لیکن قانون کوچلانے والے اندھے ہیں یقیناً' قانون کو دیکھنے والے جاہل ہیں۔ اور پھر مثال آتی ہے کہ

جاہل کو اگر جہل کا انعام دیا جائے
اس حادثہ وقت کو کیا نام دیا جائے
پیمانے کی توہین ہے رندوں کی ہتک ہے
بے عقل کے ہاتھوں میں اگر جام دیا جائے

اگر انہیں عقل نہیں ہے تو ہم کیا کریں؟ ان کو بٹھایا ہوا ہے' وہ justify کرنا چاہتے ہیں' چاہے وہ آئی جی ہو یا وہ Advisor Sahib ہوں وہ تو justify کرنا چاہتے ہیں۔

Advisor Sahib کا عہدہ اور جو title ہے وہ تو ہے advise کرنا لیکن وہ advise نہیں کر رہے ۔ advise کرنا تو یہ ہے کہ کوئی اچھی بات بتائیں وزیر اعظم صاحب کو، کوئی اچھا مشورہ دیں۔ یہ مشورہ تو نہیں دیتے ، یہ تو اختیارات خود استعمال کرتے ہیں اور وہ اختیارات جو قانون میں انہیں حاصل نہیں ہیں انہیں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جیسے میں نے عرض کیا جناب! کہ پوری رات چھاپے لگتے رہے، اتنا ڈرتی ہے سندھ حکومت یا مرکزی حکومت ہم چند سینیٹرز سے یا چند غریب لوگوں سے اور وہ اتنا بوکھلا گئے ہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں، قانون کو اپنی لونڈی سمجھتے ہیں اور اسی طرح سے وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں اور جناب اس دن تین بجے ہماری rally پچیس تاریخ کو ہونی تھی، تین بجے کا وقت دیا تھا، یہ بوکھلاہٹ تو رات کو ہی شروع ہو گئی تھی، یہ تو میں نے عرض کیا ہے اپنا اور اپنے چند دوستوں کا جن کے گھروں پر actually چھاپے مارے گئے لیکن باقی workers جو تھے جن میں کئی ایسے workers جن کا سیاست میں نہ کوئی نام ہے نہ کسی سے رابطہ ہے لیکن پولیس کو شاید ان پرغصہ تھا ، ان کے گھروں پر چھاپے مارے گئے ، ان کی گرفتاریاں کی گئیں اور سینکڑوں کی تعداد میں راتوں رات workers پکڑے گئے۔ جناب! دفعہ 144 کے لئے رات کو سینکڑوں آدمی پکڑے گئے اور جواز یہ دیا گیا کہ جناب یہ 144 کی breach کریں گے جس سے Karachi paralyse ہو جائے گا اور کراچی کی دکانیں بند ہو جائیں گی، کراچی کے راستے بند ہو جائیں گے، یہ لوگ ٹریفک میں رکاوٹ ڈالیں گے اسی لئے یہ سب کچھ انہوں نے کیا۔

جناب! انہوں نے کیا کیا کہ خود قانون کو ہاتھ میں لے لیا۔ wrongful restraint جو ہوتی ہے وہ گورنمنٹ کے لئے یا پولیس کے لئے نہیں ہو سکتی کہ انہوں نے پچیس تاریخ کی رات کو ہی دو بجے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ جناب! شان سینٹر کے چاروں طرف کوئی ایک ڈیڑھ میل کے اندر پولیس کھڑی ہو گئی ہزاروں

کی تعداد میں۔ میں تو کہتا ہوں کہ شاید پورے سندھ سے پولیس وہاں پر لائی گئی اور پتہ نہیں کہاں کہاں سے لائے۔ اتنی vans اور پولیس کے ٹرک اور پھر تیس چالیس تو پانی کے ٹینکر کھڑے کر دیئے۔ یہ اتنی تعداد میں لوگوں کی شرکت کو محسوس کر رہے تھے اس لئے انہوں نے پہلے ہی اس کو cordoned off کر دیا۔ جناب! جواز تو یہ دے رہے تھے کہ ہم ٹریفک بند کرنے والے تھے یا ہم دکانیں بند کروانے والے تھے یا امن میں خلل ڈالنا چاہتے تھے، انہوں نے خود یہ سارا کام کر دیا' انہوں نے ہمارا سارا کام آسان کر دیا کہ پورا علاقہ ۱۲ گھنٹے سے اٹھارہ گھنٹے تک بند تھا۔ posh area کلفٹن کا اور ڈیفنس کا پورا علاقہ پولیس نے خود بند کر دیا جیسے خود strike کر رہے ہوں۔ ہم پر تو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ strike کرانے والے ہیں اور دکانیں بندکراتے ہیں انہوں نے خود بند کرا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ قائم علی شاہ صاحب۔ میں نہایت مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی صاحب تقریر فرما رہے ہوتے ہیں تو courtesy یہ demand کرتی ہے کہ انہیں سنا جائے اور اگر آپ نے کوئی بات چیت کرنی ہے یا کوئی کانفرنس کرنی ہے تو لابیز موجود ہیں وہاں جا سکتے ہیں۔ اس طرح سے ہاؤس کا وقار مجروح ہوتا ہے اور ہر دیکھنے والا بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ شاید ممبران تقریروں میں تو interested نہیں ہیں لیکن اپنی گفتگو میں interested ہیں۔ اس لئے میں مودبانہ گزارش کروں گا کہ ایک تو ایک سیٹ سے دوسری سیٹ تک کم جایا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ توجہ سے سپیکر کو، جو بھی بول رہا ہو، سنا جائے۔ yes please.

سید قائم علی شاہ: میں عرض کر رہا تھا کہ کراچی کا یہ سارا پوش علاقہ اور یہ ایک ٹریڈ سینٹر بھی ہے اور اچھے اچھے لوگ' شرفاء رہتے ہیں۔ ویسے تو پورا ملک شرفاء سے بھرا ہوا ہے سوائے چند لوگوں کے لیکن عرض یہ ہے کہ انہوں نے خود strike کرا دی' خود علاقہ بند کر دیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شاہ صاحب please conclude now.

سید قائم علی شاہ، جناب صرف چند الفاظ کہ ہمیں گرفتار کیا گیا میرانی صاحب کے گھر سے جو کہ پہلے Defence Minister تھے۔ وہاں تو ہم ابھی اکٹھے ہوئے تھے، ابھی ہم وہاں سے تو نکلے ہی نہیں تھے۔ یہ اتنے حواس باختہ ہو گئے، اتنے اندھے ہو گئے کہ جیسے نہ کوئی سنے نہ سمجھے۔ یہ چوہدری صاحب مذاق سمجھ کر صرف ہنس رہے ہیں، میں ان کی سنجیدہ توجہ چاہتا ہوں۔ ازالہ تو نہیں چاہتا ہوں، نہ ہی اس کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ اس کا کیا ازالہ ہو سکتا ہے؟ آپ خود وکیل ہیں، ایک منٹ کی illegal detention بھی accountable ہے ۔ ہمیں وہاں میرانی صاحب کے گھر سے گرفتار کیا گیا، تیس پینتیس گاڑیاں پولیس والوں سے بھری ہوئی وہاں آ گئیں۔ ہم سے ان کو اتنا ڈر، اتنا خوف و ہراس کہ وہ اتنی گاڑیاں لے آئے۔ ہم کو بھیڑ بکریوں کی طرح کھینچ کھینچ کر ان میں ڈالا گیا جیسے کہ ہم آدمی ہی نہیں تھے۔ جیسے کہ مال مویشی کو کھینچ کر پھینکا جاتا ہے۔ بلکہ مال مویشی بھی لوگ اچھے طریقے سے گاڑیوں میں ڈالتے ہیں، ہمیں تو ایسے پھینکا گیا جیسے سامان کو گاڑیوں میں پھینکا جاتا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Interior now.

سید قائم علی شاہ، جناب لیکن میری بات تو ادھوری رہ گئی۔ میری رو داد تو تشنہ رہ گئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ دیکھیں لیں کہ ایک گھنٹہ سے اوپر ہو چکا ہے۔ آدھے گھنٹہ کی بجائے ایک گھنٹہ سے اوپر ہو چکا ہے۔ افغانستان کا مسئلہ بھی آپ نے شروع کرنا ہے۔

سید قائم علی شاہ، جناب! آپ کو وقت کا تو احترام ہے لیکن ہمارا احترام نہیں ہے، بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ ہم تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ ہم شکایت تو کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ہم اپنی روداد سنانا چاہتے ہیں۔ اب اگر چوہدری صاحب بات کرنا

چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ کریں لیکن ہم تشنہ رہ گئے، ہم اپنی بات پوری نہیں کر سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں نہیں not for the second time، اس سے related ہے۔جی پہلے زاہد خان صاحب کو سن لیں، ان کو دو منٹ بات کرنے دیں۔

جناب محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ کل ہماری GDA کی ملتان میں ریلی تھی اور وہ سیاسی پر امن ریلی تھی۔ اس سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ پہلے انہوں نے تو اس کی اجازت دی لیکن جب ان کو پتہ چلا کہ عوام کا سیلاب آ رہا ہے جو ہمیں بہا کر لے جائے گا تو اس کے بعد انہوں نے وہاں پر پولیس بھیج دی ۔ لوگوں کو راستے میں روکا اور گرفتار کیا۔ آج بھی ہمارا ایک معمر ساتھی جو ہمارے مرکزی نائب صدر ہیں مرزا اعجاز بیگ، وہ گرفتار ہیں اور ابھی تک جیل میں ہیں۔ جناب! اس کی ستر اسی سال عمر ہے۔ ایک طرف تو یہ ٹی وی پر پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ جو معمر لوگ ہیں وہ ہم سے رابطہ کریں۔ لیکن آپ کے لئے یہ شرم کی بات ہے -بدبختی ہے کہ ان کو شرم نہیں آتی ہے۔ یہ جو وزراء صاحبان بیٹھے ہیں اور ان کا جو قائد ہے وہ کہتا ہے کہ ہڑتالیں اور ریلیوں سے نقصان ہوتا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تین سال تک یہ جو ریلیاں اور ہڑتالیں کرتے تھے وہ کس capacity میں کرتے تھے۔ اس وقت ان کے لئے تو وہ صحیح تھا کہ یہ کرسکتے تھے، اس وقت تو کوئی نقصان نہیں ہو رہا تھا لیکن اب جب کوئی دوسرا کررہا ہے تو ان کو تکلیف ہو رہی ہے، یہ اس ملک کی بدبختی ہے۔

جناب والا! یہ کیا ہے کہ جب یہ ان کرسیوں پر بیٹھتے ہیں تو ان کو آزاد judiciary یاد آتی ہے، آزاد پریس یاد آتا ہے، آزاد پارلیمنٹ یاد آتی ہے۔ ہر ایک آئین یاد آتا ہے، human rights یاد آتے ہیں لیکن جب یہ ان کرسیوں سے اٹھ کر ادھر چلے جاتے ہیں تو وہ ساری چیزیں ادھر چھوڑ جاتے ہیں اور خود وہاں خالی چلے جاتے ہیں۔ جناب ان کی جو لیڈر شپ ہے، یہ جو نوکری پکی کر رہا ہے میرا دوست، ان کی میں آپ کو سیاسی ذہنیت بتانا چاہتا ہوں۔ تین سال تک ہم کوشش کرتے رہے کہ ہم

بے نظیر کا کوئی اتحادی توڑ دیں، تین سال میں یہ گواہ ہیں کہ اگر ہم نے کوئی ایک اتحادی بھی توڑا ہو ۔ یہاں یہ حال ہے کہ ان کے وہ اتحادی جو آج اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، ایم کیو ایم والوں کو طعنہ دیتے ہیں۔ یہ وہی ایم کیو ایم والے ہیں، جن کی تم منتیں کر رہے تھے کہ کراچی میں ہمارے ساتھ ملو اور ہڑتال کرو۔ کیا بھول گئے وہ دن، آج کرسی پر بیٹھ کر تمہیں وہ دن بھول گیا۔ تم تو نکل نہیں سکتے ہو۔ آپ لوگ تو سارے بھاگ گئے تھے۔ آپ لوگوں میں تو ہمت ہی نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order please. No cross talk. Yes.

جناب زاہد خان: آپ لوگوں میں جیلوں کی ہمت نہیں ہے اور آپ دوسروں کو مار رہے ہیں لیکن جناب میں یہ آپ کو بتاتا ہوں کہ اس وقت یہ جو حرکتیں کر رہے ہیں اس سے وہ پیپلز پارٹی جو فیڈریشن پر یقین رکھتی ہے وہ بھی کچھ دنوں کے بعد ناکام ہو جائے گی کیونکہ وہاں پر نیشلسٹ فورسز جو علیحدگی پسند ہیں وہ پراپگنڈا کر رہی ہیں۔ اس طرح یہ حکومت انارکی کی طرف اس ملک کو لے کے جا رہی ہے، تڑوانے کے چکر میں ہے ۔ یہ ہمیں ٹی وی پر دکھا دیتے ہیں کہ ہم مذاکرات کر رہے ہیں۔ یہ تو بدبختی ہے اس ملک کی کہ دعا بھی کرو ۔ اپنی کشتی جو ڈوب رہی ہے اس کو بچانے کے لیے بھی دعاؤں کا غلط استعمال کر رہے ہو۔ اب شرم کرو۔

مرزا اعجاز بیگ جیسے بوڑھے شخص کو آپ لوگوں نے گرفتار کرایا۔ آپ لوگوں نے ڈنڈوں سے مروایا۔ آپ خود ڈنڈے تو کھا نہیں سکتے تھے۔ یہی میاں نواز شریف صاحب، جب بے نظیر نے کراچی میں پابندی لگائی، خٹک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تو یہ وہاں پر جا ہی نہیں سکتے تھا۔ ہم بغل میں اس کو لے گئے۔ جب کراچی ائرپورٹ پہنچ گئے تو اس نے پابندی اٹھا دی اور آپ نے وہاں لیڈرشپ کو واپس بھیج دیا۔ شرم آنی چاہیے آپ لوگوں کو۔

جناب ہمیں یہ بتایا جائے کہ آپ ان کو کب تک جیل میں رکھیں گے۔ ہم جیلوں سے ڈرتے نہیں ہیں لیکن یہ بتا دیں کہ یہ حکومت اس طرح نہیں چلے گی۔ اگر آپ عوام کے حقوق غصب کرو گے، آواز دباؤ گے، پریس کو دباؤ گے پھر آپ اسی طرح ڈوبیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Interior now.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اگر آپ فرمائیں تو میں فرداً فرداً بھی تمام باتوں کا جواب دے سکتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ زبان استعمال نہ کی جائے جو زاہد خان صاحب نے کی ہے۔ بار بار ایک چیز کو دہرانا کہ شرم نہیں آتی۔ کیا یہ سینیٹر کی زبان ہونی چاہیے۔ سینیٹر ہوتے ہوئے کم از کم اس طرح کی زبان تو نہ بولا کریں۔

تین سال تک یہ ہمیں تلقین کرتے رہے ہیں کہ ریلیاں نکالیں، بے نظیر کو نکالیں، فلاں کو نکالیں، پتھر چلائیں، یہ کریں، وہ کریں۔ آج یہ اسی سینیٹ میں کھڑے ہو کے اس طرح کی دوسری باتیں کر رہے ہیں۔ ان کو یا تو ایک ہی لائحہ عمل پر رہنا چاہیے یا بالکل رہنا ہی نہیں چاہیے۔

جناب میں دوسری آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ رضا ربانی بڑے معزز ممبر ہیں۔ انہوں نے جو صدر مملکت کے متعلق ریمارکس دیے ہیں ان کو حذف کیا جائے۔ جہاں تک ہمارے کئی معزز ممبران نے واقعات کا ذکر کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ Privilege Motion move کریں گے۔ آج کی بات تو ان کی تقریر ہو گی لیکن جب Privilege Motion move کریں گے ظاہر ہے کہ اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا جائے گا لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ پنجاب اور سندھ میں مختلف قانون چل رہے ہیں۔ جناب یہ بالکل غلط بات ہے۔ پنجاب میں بھی اور سندھ میں بھی ہم نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ ریلیاں نکلیں یا لیلیاں نکلیں، ان کو نکلنے دیں گے کوئی فرق

نہیں پڑتا۔ پنجاب میں جب ریلیاں نکلیں تو انہوں نے اس طرح کی حرکات نہیں کیں۔ ملتان میں تھوڑی سی کیں ۔ ہم نے اس کو کنٹرول کر لیا۔ وہاں پر سندھ میں چونکہ ان کا کوئی اثر و رسوخ نہیں تھا ۔ ہم نے بڑی مشکل کے ساتھ وہاں امن قائم کیا تھا۔ ان کو وہ امن کبھی پسند نہیں آیا۔ خاص طور پر پیپلز پارٹی کو تو کبھی امن پسند آیا ہی نہیں کہ ملک کے اندر امن قائم ہو۔

رضا ربانی صاحب نے ہمیں کہا کہ مارشل لاء کی پیداوار ہیں۔ جناب ساری دنیا کو پتہ ہے کہ سویلین مارشل لاء کی پیدوار کون ہے۔ یہ سارے سویلین مارشل لاء کی پیداوار تھے اور آج ہمیں یہ طعنے دے رہے ہیں۔ ان کو خود بھی اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے۔

جناب والا! سندھ میں کیوں اس قسم کے واقعات پیش آئے۔ سندھ میں ہم نے ان کو کہا تھا کہ اگر آپ نے اس طرح کا جلسہ کرنا ہے تو نشتر پارک میں کریں، بڑی بڑی اور جگہیں ہیں وہاں پر میدان ہیں وہاں پر جلسہ کریں۔ جلسہ تو ان کا ہو ہی نہیں سکتا تھا ، جلسیاں ہونی تھیں ۔ جلسیاں چوکوں میں ہوتی ہیں۔ کوئی اجازت نہیں لیتے تھے لیکن یہ تو نہیں ہوسکتا تھا کہ قانون کو بھی اپنے ہاتھ میں لیں۔ جلسے بھی کرنے کی کوشش کریں۔ ریلیاں بھی نکالنے کی کوشش کریں۔ توڑ پھوڑ بھی کرنے کی کوشش کریں ۔ تو پھر حکومت اقدامات نہ کرے۔ یہ تو پھر لازم ہے حکومت پر کہ وہ اس طرح کے اقدامات کرے۔

پنجاب میں یہ کیوں نہیں ہوا۔ اس لیے نہیں ہوا کہ پنجاب میں یہ کر نہیں سکتے تھے۔ سندھ میں یہ جان بوجھ کے کرنا چاہتے تھے صرف اس لیے کہ لوگوں کو دکھائیں کہ پنجاب اور سندھ میں یہ فرق ہے۔ حکومت پنجاب اور سندھ کو برابر سمجھتی ہے۔ یہ اس چیز کو exploit کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت سندھ میں اور طریقے سے handle کر رہی ہے اور پنجاب میں اور طریقے سے handle کر رہی ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ انہوں نے کوئی خاطر خواہ بات نہیں کی جس کا جواب دیا جا سکے۔

Mr. Presiding Officer: Order please.

زاہد خان! اگر ہر تقریر پر running commentary ہونی ہے تو پھر یہاں پر کوئی تقریر نہیں کر سکے گا۔ یہ ضابطہ ہے، ایک قاعدہ ہے کہ ایک speaker بول رہا ہو تو اس کو سنیئے۔ جب آپ بول رہے تھے تو آپ کو آرام سے سنا گیا۔

چوہدری شجاعت حسین۔ رضوی صاحب نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے، جس DSP کا ذکر کیا ہے، میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ privilege motion move کریں گے تو ہم اس DSP کو بلوائیں گے، باقیوں کو بھی بلوائیں گے۔ جناب! کوئی ایسی بات نہیں کہ یہاں نہیں بلوایا گیا لیکن وہ move تو کریں۔ آج انہوں نے تقریر کر لی، اخبارات میں آ گیا، کل move کریں گے تو دوبارہ آجائے گا۔ جب privilege motion move ہو گی تو پھر اس کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: Please, no interruption.

چوہدری شجاعت حسین۔ آپ اس کو accept کریں گے تو پھر House میں آئے گا۔ House میں نہیں آیا، میرے پاس نہیں آیا۔

بہرحال! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ یہ تاثرات سارے House میں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ قطعاً غیرمعقول اور غلط بات ہے کہ پنجاب اور سندھ میں کوئی فرق رکھا جا رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ خٹک صاحب! اب افغانستان issue پر شروع کرنا ہے یا---

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ نہیں، مجھے حق ہے کہ ادھر سے بھی کچھ کہا گیا، آپ نے بھی جواب دیا تو میں بھی اپنی رائے دوں۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! جو کچھ اس طرف سے کہا گیا ہیں اس میں مزید کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ملک کو جس طرف بڑھایا جا رہا ہے اس کی طرف توجہ دلاؤں۔ حکومت تمام حالات سے نہ صرف چشم پوشی کر رہی ہے بلکہ خود فریبی میں مبتلا ہے، عوام فریبی میں مبتلا ہے اور ارادتاً ملک کو خراب سے خراب تر حالات میں دھکیلنے کی طرف جا رہی ہے۔ میں جناب شجاعت صاحب کے کچھ اشاروں کا جواب دے سکتا ہوں لیکن میں اس لئے کھڑا نہیں ہوا۔ میں اس House کے ذریعے حکومت اور عوام تک ریکارڈ کے لئے یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ملک کو کس طرف بڑھایا جا رہا ہے۔ اسی طرح جیسے ہم نے محسوس کیا کہ بنگلہ دیش کس طرف جا رہا ہے تو ہمارا leader ہسپتال چھوڑ کر ڈھاکہ پہنچ گیا۔ انہوں نے مجیب سے کہا اور حکومت سے کہا کہ خدا کے لئے ملک کی کشتی کو ڈبویا جا رہا ہے، اس کو بچاؤ۔ میں اس جذبے، اس ارادے اور اپنے leader کی تقلید میں اور حالات کے پیش نظر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ایک نکتہ تو یہ ہے کہ آنکھیں کھولیں، دیکھیں کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے، حقیقت کیا ہے، میدانی، زمینی حالات کیا ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دور کی شہنائیوں پہ نہ ناچیں۔ میرا اشارہ آپ سمجھ گئے ہوں گے، باہر سے ذرا سی خبر آتی ہے تو یہ مست ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل ان کو ایک گہرے گڑھے میں پھینکے گا اور ہم اس بات پر بھی خفا ہوں گے کہ یہ گڑھے میں پھینکے جائیں۔ لیکن دوسری طرف ملک کو بھی تباہی کی طرف بڑھایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! رضا ربانی صاحب، رضوی صاحب، چانڈیو صاحب، تاج حیدر صاحب، قائم علی شاہ اور زاہد خان نے جو کچھ کہا اس کو تقریر نہ سمجھیں، الفاظ نہ سمجھیں۔ اسے ٹائم بم کی ٹک ٹک کی آواز سمجھیں جس ٹائم بم کا پن اس حکومت نے نکالا ہے۔

اگر معاملہ اسی طرح رہا تو خدانخواستہ ہم نہیں چاہتے'--- اگر اسی طرح ان کا عمل رہا
خطرناک دھماکہ-----' خدا نہ کرے' اس ملک میں ہونے والا ہے۔ اس کی تمام تر ذ
داری اس حکومت پر ہو گی۔

جناب چیئرمین! سندھ پر مسلح جیر کا جو دھاوا بولا گیا ہے ' جس کا ذکر ک
گیا وہ تو ہے ہی -

جناب محمد رفیق رجوانہ۔ جناب والا! کورم نہیں ہے -

Mr. Presiding Officer: Let there be a count.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ اس کا یہ اشارہ ہے کہ بھاگ گئے اور انشاء ا
بھاگیں گے۔ میں بولتا رہوں گا۔

Mr. Presiding Officer:Khattak Sahib, there is no quorum. Bells
rung for 5 minutes.

آپ کی تقریر proceedings کا حصہ نہیں بن سکے گی۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)۔

Mr. Presiding Officer: The House is still not in quorum. It is
journed for tomorrow to meet at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet again on Friday, October 01, 1999 at 10 of the clock in the morning.]